69777 ـ شرعا مستثنى كرده غرض كے علاوه كتے پالنے كى حرمت

سوال

گھروں ميں كتے ركھنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

مسلمان شخص كے ليے كتا پالنا جائز نہيں، ليكن اگر اسے شكار يا جانوروں يا كھيتى كى ركھوالى كے ليے كتے كى ضرورت ہو تو وه ركھ سكتا ہے.

امام بخارى رحمہ الله نے ابو ہريره رضى الله تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے كتا ركھا اس كے اجروثواب ميں سے روزانہ ايك قيراط كمى ہو جاتى ہے، ليكن كھيتى يا جانوروں كے ليے ركھے گئے كتے كى بنا پر نہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (2145).

اور امام مسلم رحمہ الله نے ابو ہريره رضى الله تعالى عنہ سے ہى بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى شكار اور جانور، اور كھيتى كے علاوه كسى اور غرض كے ليے كتا پالا تو اس كے اجروثواب ميں سے يوميہ دو قيراط كمى ہو جاتى ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (2974).

اور امام مسلم نے ہى عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنہما سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى جانوروں، يا شكار كے علاوه كتا پالا تو اس كے اجر و ثواب سے يوميہ ايك قيراط اجر كم ہوتا رہتا ہے "

عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: یا کھیتی کی رکھوالی کے لیے رکھے گئے کتے کے علاوہ "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2943).

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس حدیث میں شکار، اور جانوروں کی رکھوالی اور اسی طرح کھیتوں کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنے کی اباحت بیان کی گئی ہے.

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلا شبہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا اور تصویر ہو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3640) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ یہ احادیث کتا پالنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، صرف اسی غرض اور مقصد کے لیے کتا رکھنا جائز ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستثنی کیا ہے.

ایك اور دو قیراط اجروثواب کم ہونے والی احادیث میں جمع کرنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے.

ایك قول یہ ہے کہ: اگر کتا زیادہ اذیت ناك ہو تو اس کا اجر دو قیراط یومیہ کم ہوگا، اور اگر اس کی اذیت کم ہو تو پھر ایك قیراط یومیہ کم ہو گا.

اور ایك قول یہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہ بتایا کہ یومیہ ایك قیراط کمی ہوتی ہے، پھر اس سزا کو زیادہ کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قیراط کمی بیان کی، تا کہ کتا رکھنے میں اور بھی زیادہ نفرت پیدا ہو.

اور قیراط کی مقدار اللہ تعالی کو معلوم ہے، اس سےمراد یہ ہے کہ اس کے عمل کے اجر سے مقرر حصہ کمی ہوتی ہے.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (10 / 342) اور فتح الباری (5 / 9).

ریاض الصالحین کی شرح میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کتا رکھنا اور انسان کے لیے کتا پالنا حرام ہے، بلکہ یہ کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے، کیونکہ جو شخص مستثنی کردہ مقصد کے علاوہ کتا پالتا ہے اس کے اجر میں سے دو قیراط یومیہ کمی ہوتی ہے ....

اور اللہ تعالی کی حکمت یہ ہے کہ خبیث اشیاء خبیث لوگوں کے لیے ہی ہیں، اور خبیث لوگ خبیث اشیاء کے لیے ہیں، کہا جاتا ہے: کہ مشرق و مغرب میں یہود و نصاری اور کیمونسٹ قسم کے کفار افراد میں سے ہر ایک نے کتا پال رکھا ہے، جسے وہ ہر اپنے ساتھ رکھتا ہے، اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے، اور وہ اسے روزانہ صابن اور دوسری اشیاء کے ساتھ صاف کرتا ہے! حالانکہ اگر اسے وہ سارے سمندر کے پانی اور پوری دنیا کے صابن سے بھی دھوئے تو وہ پاک نہیں ہوگا! کیونکہ اس کی نجاست عینی ہے، اور نجاست عینیہ یا تو اسے تلف کر کے پاک ہوتی ہے، یا پھر مکمل طور پر زائل ہو کر.

لیکن یہ اللہ تعالی کی حکمت ہے اللہ کی حکمت ہے کہ یہ خبیث لوگ اس سے ہی مالوف ہوتے ہیں جو خبیث ہو، جیسا کہ یہ شیطان کی وحی سے مالوف ہوتے ہیں؛ کیونکہ ان کا یہ کفر شیطان کی جانب سے ہی وحی اور اس شیطان کا حکم ہے، اس لیے کہ شیطان انہیں فحاشی اور برائی کا حکم دیتا ہے.

انہیں کفر و ضلالت کا حکم دیتا ہے، تو یہ کفار شیطان کے غلام اور خواہشات کے بندے ہیں، اور یہ اس لیے بھی خبیث ہیں کہ خبیث اشیاء سے ہی مالوف ہوتے ہیں.

اللہ تعالی سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور انہیں ہدایت نصیب فرمائے " انتہی.

دیکھیں شرح ریاض الصالحین (4 / 241).

دوم:

کیا گھروں کی رکھوالی کے لیے کتا پالنا جائز ہے ؟

جواب:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین مقصد اور غرض کے لیے کتا پالنا استثناء کیا ہے، اور وہ درج ذیل ہیں:

شکار کے لیے.

جانوروں کی رکھوالی کے لیے.

کھیتوں کی رکھوالی کے لیے.

بعض علماء کرام کا مسلك ہے کہ ان تین اسباب کے علاوہ باقی اسباب کے لیے کتا پالنا جائز نہیں ہے.

اور باقی علماء کرام کا کہنا ہے کہ: ان تین مقاصد پر قیاس کرتے ہوئے ان جیسے اور اسباب کے لیے بھی کتا رکھنا اور پالنا جائز ہے، کیونکہ اگر جانوروں کی رکھوالی، اور کھیتوں کی رکھوالی کے لیے کتا پالنا جائز ہے تو پھر گھروں کی رکھوالی کے لیے کتا پالنا بالاولی جائز ہوا.

امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں:

" کیا گھروں، اور راستوں وغیرہ کی رکھوالی کے کتے پالنا جائز ہیں ؟

اس میں دو قول ہیں:

پہلا: احادیث کے ظاہر کی بنا پر جائز نہیں، کیونکہ احادیث میں کھیتی، یا جانوروں کی رکھوالی اور شکار کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے کتا پالنے کی صریحا ممانعت ہے.

اور ان دونوں اقوال میں تینوں پر قیاس، اور احادیث سے سمجھ میں آنے والی علت ضرورت پر عمل کرتے ہوئے جواز والا قول زیادہ صحیح ہے " انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (10 / 340).

امام نووی رحمہ نے گھر کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنے کے جواز کو صحیح قرار دیا ہے، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی صحیح مسلم کی شرح میں اسے صحیح کہا ہے:

صحیح یہ ہے کہ گھروں کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا جائز ہے، اور جب کسی منفعت مثلا شکار کے لیے کتا پالنا جائز ہے، تو پھر کسی نقصان اور ضرر کو دور کرنے اور اپنی حفاظت کے لیے بالاولی جائز ہوا " انتہی.

واللہ اعلم .